Notification No :561/2024

Notification Date:24/06/2024

NAME OF SCHOLAR : MOHD RIZWAN

NAME OF SOPERVISOR : PROF.MOHD.MAHFOOZ KHAN

NAME OF DEPARTMENT : URDU

FACULTY : HUMANITIES & LANGUAGES

TOPIC OF RESEARCH : URDU MEIN FUN-E-TAREEKH GOI (TAHQEEQI-O-TANQEEDI MUTALEA)

SENARIO :URDU ADAB MEIN TAREEKH GOI KE ZAWABIT V USOOL ,IRTIQA V TANAZZUL OR UNKE UNKE ASBAB V MUHARRIKAT

FINDIGS

اردو کی معروف اصناف سخن مثلاً غزل ،قصیدہ ،مثنوی،مرثیہ ،افسانہ،مختصرافسانہ ،ناول اورانشائیہ کی طرح ایک اہم صنف ’’تاریخ گوئی ‘‘بھی ہے ؛جو اردو زبان میں ایک قدیم اور مشکل ترین صنفِ سخن ہے- یہ ایک ایسا فن ہے جس میں حروف و اعداد کی قیمتیں متعین ہیںاور تاریخ گوئی کا ماہر حروف یا الفاظ کی مدد سے لمحات و واقعاتِ گریزاں کو اس انداز میں نقشِ دوام عطا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ ایک سن ِمطلوب اور مادئہ مطلوبہ ہی باقی نہیں رہتا بلکہ ایک گہری تہذیبی معنویت کا حامل بن جاتا ہے -اس فن کے ذریعہ اسلاف کے نام ہی نہیں ان کے کارنامے بھی محفوظ رہتے ہیں -نیز زمان و مکان کے آغوش میں رونما ہونے والے واقعات اور حادثات کے دستاویزی اور تاریخی شواہد بھی فراہم ہوتے ہیں -غرض تاریخ گو مختصر الفاظ میں وہ سب کچھ بیان کر دیتا ہے جس کے لیے دفتر درکار ہوتے ہیں -

کسی واقعہ کے تاریخی وقوع کو کسی لفظ ،جملے،مصرعے یا شعرمیں اس انداز پر بیان کرنا کہ ان کے حروف کے متعینہ اعداد سے اس واقعہ کا سالِ وقوع معلوم ہو جاتا ہو-اصطلاح میں اسے’’فن تاریخ گوئی‘‘ کہا جاتا ہے-ڈاکٹرفرمان فتح پوری کے بقول: اصطلاح میں کسی لفظ ، لفظوں کے مجموعے، فقرے، عبارت، مصرعے، شعر، عبارت کے کسی ٹکڑے یا اشعار یا شعر کے کسی جزو کی مدد سے سن ہجری یا عیسوی میں کسی واقعہ کے ظہور میں آنے کی تاریخ نکالنے کو تاریخ گوئی یا فن ِ تاریخ گوئی کہتے ہیں - واقعہ کے لیے کسی خاص موقع یا موضوع کی تخصیص نہیں ہے -ذاتی و غیر ذاتی ،معاشرتی و تہذیبی، علمی و ادبی اور سیاسی و تاریخی ہر قسم کے واقعات و موضوعات کی تاریخ نکالی جا سکتی ہے -

یہ ہے انتہا مفید،کارآمد لیکن مشکل ترین صنفِ سخن ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ تاریخ گوئی کا تعلق ہر صنفِ سخن سے ہے شعراء نے قصائد ،قطعات ،مستزادات، رباعیات اور مثنویوں تک میں اس فن کا مہارت کے ساتھ استعمال کیا ہے-اسی لیے یہ اردو ادب کا ایک بیش قیمت مگرمٹتا ہوا فن ہے-

یہ بات بھی لازمی طور پر خیال رکھنے کی ہے کہ صرف ’’ابجد شناسی‘‘یا کسی کہی ہوئی تاریخ کے عدد برآمد کرلینے کی وجہ سے کوئی شخص تاریخ گوکہلانے کا حقدار نہیں بن جاتا بلکہ ابجدکے قواعد،اس کے متعلقات کی واقفیت اور تاریخی مادہ برآمد کرنے کے لیے مناسب الفاظ کا انتخاب بھی بہت اہم اورضروری ہے -کیوں کہ بعض

اوقات صرف حروف کے الٹ پھیر سے تاریخی مادے معنوی اعتبار سے پست یا بلند ہو جاتے ہیں - مثال کے طور پراس واقعہ پر غور کیجیے : منقول ہے کہ کسی جنازہ کے لے جانے کے وقت زور سے آندھی چلی اور مٹی اڑنے لگی،ایک تاریخ گوشاعر ہمراہِ جنازہ تھا اس نے کہا ''مٹی خراب ۱۲۵۳ھ- مٹی خراب ۱۲۵۳ھ''-یہ تاریخ وفات کا مادہ بن گیا ،وہاںایک صاحبِ دل بھی موجود تھے - انہیں اس مادئہ تاریخ پرحیرانی ہوئی،اس لیے انہوں نے کہا،بھائی، مسلمان کا جنازہ ہے ، ایسا مت کہو -یہ بھی تو کہہ سکتے ہو ''مات بخیر ۱۲۵۳ھ''-غور کیجیے ،اس جملے میں اعداد کے اعتبارسے وہی حروف ہیں لیکن ذرا سے الٹ پھیر اور تقدیم و تاخیرسے نہایت ہی بر محل مادئہ تاریخ حاصل ہو گیا - اسی طرح کی متعد د وجوہات تھیں جس کی وجہ سے اس فن کی طوطی بولتی تھی اور مجالس و محافل ،خلوت و جلوت،شاعر اور ادیب ہر جگہ اس فن کے چرچے تھے- درباروں کی وابستگی ، امیروں اور وزیروں کی سرپرستی نے اس فن کے ارتقا میں خصوصی رول ادا کیا تھا-دہلی اور اطراف دہلی میں تاریخ گوئی کا رواج رامپور اور لکھنؤ کے مقابلے میں کم رہا -جس کی اصل وجہ درباری ماحول تھا -دہلی میں دربار بھی خستہ حال ہو چکا تھا اور امیروں کی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی جبکہ رامپور اور لکھنؤ میں معاملہ اس کے بالکل برعکس تھا -

گذشتہ صدیوں میں اس کی ترقی کا گراف جہاں اوج کمال تک پہنچا اور جابجا اس فن کے ماہرین نظر آنے لگے وہیں گذشتہ چالیس پچاس سال میں یہ فن بہت تیزی سے تنزل پذیر ہوا اور اس فن کے جاننے والوں کا قحط سا محسوس ہونے لگا ہے بلکہ ماہرینِ فن کا یہ خیال ہے کہ اس کے احیا ء کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی تو اردو داں طبقہ اس میراث ِ بے بہا سے محروم بھی ہو سکتا ہے -چونکہ یہ فن محنت و مشقت ، فطری ذہانت ،خداداد صلاحیت ،حسابی قابلیت ،مسلسل ریاضت چاہتاہے نیزاس بحر بیکراں میں ماہر تیراک بھی بسااوقات ہمت ہار دیتے ہیں -اسی لیے کہا جاتاہے : ''تاریخ گوئی خارہ شگافی کا عمل ہے خود نگری کا نہیں ''-اس مقالہ کے مشمولات مندرجہ ذیل ہیں :　　فہرست　　حرف آغاز

باب اول:تاریخ گوئی کا فن : تعارف اور اس کے مختلف اسماء و اقسام کا بیان

*باب دوم:*حروف ابجد کی تاریخ،آغاز و ارتقااور ابجد سے متعلقہ مباحث کا بیان

باب سوم:تاریخ گوئی کے متنازعہ حروف اور مختلف فیہ مسائل کا بیان، غالب کی تاریخ گوئی :ایک تجزیہ

باب چہارم:تاریخ گوئی کی اقسام اور صنعتوں کا بیان

باب پنجم:سنین اور مواقع تاریخ کا بیان،اردو میں فن تاریخ گوئی کی روایت۔

ان کے بعد**حاصل مطالعہ اورکتابیات**ہیں۔فقط